حکومتِ پنجاب اور جماعت احمدیہ

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حکومتِ پنجاب اور جماعت احمدیہ

ہماری جماعت کے جو دوست میرے خطبات سنتے یا پڑھتے رہے ہیں انہیں معلوم ہوگا کہ احرار کے جلسہ کے تعلق میں جو نوٹس گورنمنٹ نے مجھے دیا تھا اُس پر مجھے یہ اعتراض تھا کہ جس سرکلر چھٹی کی بنا پر حکومت نے یہ نوٹس دیا ہے' وہ میری طرف سے نہ تھی بلکہ ناظر امور عامہ کی طرف سے تھی اور یہ کہ حکومت کا یہ طریق کہ ناظر کے ایک فعل پر خلیفۂ وقت کو نوٹس دے' ایسی پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے کہ آئندہ خلافت کا کام ناممکن ہو جاتا ہے۔ نیز جبکہ دوسری کسی جماعت سے حکومت یہ سلوک نہیں کرتی کہ اُس کے افراد کے افعال کو اُن کے رئیس کی طرف منسوب کرے اور اسے ان کا ذمہ وار قرار دے تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں اس استثنائی سلوک کے کیا معنی ہیں؟

اس بارے میں حکومت سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا ہے جس کی طرف میں نے اپنے خطبات میں اشارہ بھی کیا تھا۔ سو اَب جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ حکومتِ پنجاب نے اس اَمر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جاری شدہ سرکلر کی ذمہ واری امام جماعت احمدیہ پر عائد نہیں ہوتی اور یہ کہ اگر حکومت کو نوٹس جاری کرنے کے وقت اس بات کا علم ہوتا کہ یہ سرکلر ناظر امور عامہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے تو وہ امام جماعت احمدیہ کو یہ نوٹس نہ دیتی کہ وہ اس سرکلر کو واپس لیں بلکہ وہ اس شخص کو مخاطب کرتی جس کی طرف سے وہ سرکلر جاری ہوا تھا۔ حکومت نے اِس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ جو سرکلر جاری کیا گیا تھا وہ حکومت کے نوٹس سے قبل ہی منسوخ کیا جا چکا تھا اور یہ کہ اگر اسے اِس منسوخی کا بروقت علم ہو جاتا تو پھر حکومت کی طرف سے کوئی نوٹس جاری ہی نہ کیا جاتا۔ اسی طرح حکومت نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس نوٹس سے یہ مراد ہرگز نہیں تھی کہ حکومت کے نزدیک امام جماعت احمدیہ نے سِول نافرمانی یا کسی خلافِ امن فعل کے ارتکاب کا ارادہ کیا ہے۔

حکومت پنجاب کی ان تسلی بخش چٹھیوں کے علاوہ نائب وزیر ہند صاحب نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد احمدیہ لنڈن کو جنہیں میں نے اس معاملہ میں حکومت برطانیہ کو توجہ دلانے کے لئے مقرر کیا تھا' ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اور اس کے افسروں نے اس معاملہ میں جو کچھ بھی کیا ہے اُس کے کرتے وقت اُن کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو جس کی وفاداری پورے طور پر مسلّم ہے کسی طرح ٹھیس لگے اور انہوں نے درد صاحب کو اس خط میں یہ یقین بھی دلایا ہے کہ حکومت کے اس فعل میں قطعاً کوئی غرض یا نیت نہ تھی کہ جماعت احمدیہ کی کسی قسم کی تحقیر ہو۔ یا اس کے امام کے احترام میں کسی قسم کا فرق آئے۔ حکومت پنجاب کی ان چٹھیوں اور نائب وزیر ہند صاحب کے اس خط کی بناء پر مَیں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خطبات کے اس حصہ کو جو حکومتِ پنجاب کے فعل کے خلاف احتجاج کے طور پر تھا' اب طے شُدہ سمجھا جائے۔

اس اعلان کے ساتھ ہی میں اس امر پر بھی خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان اور انگلستان میں بہت سے انگریز افسروں اور سابق گورنروں نے اس موقع پر ہم سے نہایت ہمدردی کا برتاؤ کیا ہے اور بعض نے پوری امداد کا وعدہ کرتے ہوئے اپنے جذبات اور اخلاص کا بڑے زور سے اظہار کیا ہے۔

مندرجہ بالا اعلان سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ جن مقامی حُکّام نے ناواجب کارروائیاں کی ہیں ان کو یا جو اعتراض ہمیں پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے دائرہ استعمال پر ہے اس کو بھی طے شُدہ سمجھا جائے گا۔ لیکن یہ امور ایسے ہیں جیسا کہ میں اپنے ایک خطبہ میں کہہ چکا ہوں کہ انہیں یا تو پرائیوٹ طور پر حکومت کے ساتھ یا کونسلوں کے ذریعہ سے بھی طے کیا جا سکتا ہے اس لئے ہمیں ان امور کے متعلق خاص نظام کے ماتحت جدوجہد کی ضرورت نہیں۔ اصل سوال جس کے لئے جماعت کو فکر تھی یہی تھا کہ امام جماعت احمدیہ کو خواہ مخواہ دِق کیا جائے اور جماعت کے افسروں یا افراد کے افعال کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کے کام میں روک ڈالی جائے اور چونکہ یہ امر صفائی سے طے ہو گیا ہے اس لئے باقی امور کے متعلق جماعت کو سرِ دست کسی تشویش کی ضرورت نہیں۔

چونکہ بعض جماعتیں حکومت کے پاس اظہارِ ناراضی کے ریزولیوشن بھجوا رہی ہیں انہیں بھی

اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اب چونکہ اس حصہ کا تصفیہ ہو چکا ہے آئندہ کوئی جماعت اس بارہ میں کوئی ریزولیوشن پاس نہ کرے اور نہ حکومت کو بھجوائے۔ ہماری غرض کبھی بھی حکومت سے ٹکراؤ کی نہیں ہوئی اور نہ ہم بے جا فخر کو پسند کرتے ہیں اور نہ کسی کی تذلیل چاہتے ہیں اور نہ ہم اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ حکومت کے وقار کو اس طرح گرایا جائے کہ اس کے لئے امن کا قیام مشکل ہو جائے۔ پس میں دل سے خوش ہوں کہ یہ معاملہ اس طرح طے ہو گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس امر کا موقع عطا فرمایا کہ میں اپنی ساری توجہ اس حملہ کی طرف پھیر دوں جو دینی لحاظ سے سلسلہ احمدیہ پر کیا جا رہا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس دوسری جنگ میں ان وعدوں اور عہدوں کے مطابق جو وہ کر چکی ہے اور اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ہمارے سامنے ہے ہر ممکن قربانی کرے گی اور ہر مطالبہ پر جو میں اس سے کروں گا بشاشتِ قلب سے لبیک کہے گی۔ اے خدا! تو انہیں ایسا ہی کرنے کی توفیق دے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار
مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح
۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۴ء
(الفضل ۲۰۔ دسمبر ۱۹۳۴ء)